مضامین ایسے ہیں جو شائع نہ کئے جاتے تو غالباً بہتر ہوتا یا کسی ذی علم کی نگاہ سے گزارے جاتے تو مناسب ہوتا، مثلاً مولانا احمد رضا خان صاحب کی تفسیر کنزالایمان پر مولانا عبدالرزاق کا مضمون (ص ۱۹۸) جس میں انہوں نے اس ترجمہ کو ایمان افروز بتانے، دیگر تراجم کو تنزل ایمان کا ذریعہ ثابت کرنے کے لئے یہ احمقانہ دعویٰ تک کر دیا ہے کہ ''تراجم کی کثرت خود اس بات کا بین ثبوت ہے کہ آج تک قرآن کریم کا کوئی جامع اور مکمل ترجمہ نہ ہوسکا''

دوسرا یہ دعویٰ کر دیا کہ ''شاہ ولی اللہ ؒ کے ترجمہ کے بعد دیگر تراجم ہوتے رہے جس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ گزشتہ تراجم جامع نہیں تھے'' پھر ابن قتیبہ کے کاندھے پر بندوق رکھ کر یہ اعتراف بھی کیا ہے کہ ''کوئی ترجمہ کرنے والا قرآن کریم کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں کما حقہ نہیں کرسکتا''۔

مضمون نگار کنزالایمان کا دیگر تراجم سے تقابلی مطالعہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں یہ بات صاف معلوم ہوجاتی ہے، ترجمہ کرتے وقت کس مترجم نے اللہ اور رسول کا ادب ملحوظ رکھا ہے''' اور کونسا ترجمہ بے ادبی و گستاخی پر مبنی ہے'' (ص ۲۰۳) اور پھر خود بے ادبی کے انداز میں دیگر مترجمین کا تذکرہ کیا ہے، کسی مترجم کے نام کے ساتھ کوئی ادب کا لفظ استعمال نہیں کیا ہے۔ جبکہ صاحب کنزالایمان کے لئے ''اعلیٰ حضرت احمد رضا خان ؒ'' لکھا ہے'' (ص ۲۰۳) دیگر مترجمین ''حضرت'' اور ''رحمۃ اللہ علیہ'' کے مستحق بھی نہیں ٹھہرے۔

تمام مترجمین کو بے ادب، صریح گستاخی کا مرتکب (ص ۲۰۴) قرار دیا گیا ہے۔ مضمون تحریر کرنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ہم اب چشم پوشی سے کام نہ لیں اور نہ شخصیت پرستی کے جال میں پھنسیں (ص ۲۰۹)، حالانکہ خود یہ مضمون شخصیت پرستی کے سوا کچھ نہیں ہے، یہ امر مسلمہ اور بدیہی ہے کہ کنزالایمان کے مترجم معصوم نہیں کہ غلطی نہ ہوسکتی ہو، ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، افغانستان و دیگر ممالک کے علماء نے اس ترجمہ پر تنقید کی ہے، سعودی عرب، کویت، متحدہ عرب امارات، ایران و دیگر ممالک میں اس ترجمہ کو غلط قرار دے کر پابندی لگادی گئی ہے ۲۰۱۰ء میں معلوم ہوا، جامعہ الازہر میں علماء کمیٹی نے بھی اسے غلط ترجمہ قرار دیا ہے، جس سے یہ ترجمہ متنازعہ ثابت ہوتا ہے، مناسب ہوتا غلطی تسلیم کرکے ترجمہ کی اصلاح کر لیتے نہ کہ حضرت شاہ ولی اللہ ؒ، شاہ عبدالقادر ؒ، مولانا اشرف علی تھانوی ؒ، مرزا حیرت دھلوی ؒ و دیگر عظیم مترجمین کو بے ادب و گستاخ قرار دیا جاتا۔

ایسے مضامین کی اشاعت سے تحقیقی مجلہ کا وقار مجروح ہوا ہے اور یہی صورت حال ایک اور مضمون کی ہے، جو محمد کامران قریشی کے نام سے شائع ہوا ہے یہ غالباً پروفیسر عبدالجبار قریشی (سابق صدر شعبہ وفاقی

اردو یونیورسٹی) کے بیٹے ہیں۔ موصوف کی انتہاء پسندی اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ کنز الایمان کے دفاع میں اپنے ہی بریلوی مکتبہ فکر کے متشدد عالم مولانا سعیدی کے خلاف گری ہوئی غیر علمی زبان استعمال کی گئی ہے"ذنبی گروہ" (ص/ ۹۲۵۔۹۲۶) ذنب کے معنی گناہ ہیں۔

گستاخان دربار رسالت منہ کے بل گر پڑے (ص/۹۲۶)

گمراہیت اور کفر کے کوس بجنے لگنے (ص/۹۲۶)

"مولانا سعیدی نے آیۃ مغفرت میں جس قدر خود ساختہ تحقیق کو تخریب کا جامہ پہنایا" (ص/۹۲۷)

"مولانا سعیدی سے درخواست ہے کہ وہ حضرت عطاء خراسانی رحمۃ اللہ علیہ تابعی کی تکفیر سے توبہ کریں" (ص/۹۲۹) بدرالدین عینی کی تکفیر سے توبہ کریں (ایضاً) جرجانی کی ۔۔۔۔ تکفیر سے توبہ کریں (ص/ ایضاً) ورنہ آج نہیں تو کل ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو کسی بھی کیل کے سہارے آپ کی تکفیر کر سکتے ہیں (ایضاً) چیف ایڈیٹر صاحب نے اس نمبر کی جمع و ترتیب اور اشاعت میں ہر ممکنہ جدوجہد کی ہے۔ بہتر ہوتا ایسے فرقہ وارانہ مضامین کسی اہل علم کو دکھا دیتے یا شائع نہ کرتے تو بہتر ہوتا ایسے مضامین چھاپنے کے لئے بہت سے فرقہ وارانہ مجلات و ترجمان موجود ہیں۔ یہ مجلہ ایندھن نہ بنے تو بہتر ہوگا۔

میں دعاء گو ہوں اللہ تعالیٰ طاہر سلطانی صاحب سے مزید علمی خدمات لے اور مجلہ کا سفر جاری رہے۔ مجلہ میں بریلوی مکتبہ فکر کے قرآن تراجم کی فہرست پیش کی جاتی تو مناسب ہوتا، اس پر میں نے بھی متعدد اہل علم سے اپنے مجلہ کا "قرآن نمبر" شائع کرتے ہوئے درخواست کی تھی مگر جواب نہیں ملا تھا۔ باہر حال! بحیثیت مجموعی اچھی کوشش ہے، جسے جاری رہنا چاہئے۔

مجلہ کا نام : پہچان (تاج نمبر) جنوری ۲۰۱۳ء سلسلہ نمبر ۲۴

چیف ایڈیٹر : پروفیسر ڈاکٹر ذوالفقار علی دانش

ناشر : ادارہ پہچان، مکان نمبر ۱۰، سی بلاک، نمبر ۲، سیٹلائٹ ٹاؤن، میرپور خاص،
فون نمبر: ۲۹۶۶۱۶۵۔۰۳۳۳

قیمت وصفحات : ۲۰۰ روپے، صفحات ۳۶۸

ڈاکٹر صاحب قائد ملت گورنمنٹ کالج لیاقت آباد میں اردو کے پروفیسر ہیں، آپ نے تاج قائم خانی پر یہ نمبر شائع کیا ہے، جس میں موصوف کا نعتیہ کلام گیت، دوہے، غزلیں، قطعات، افسانے، موصوف